سوال

(260) بیوی کا دودھ پینے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا شوہر اپنی بیوی کا دودھ پی سکتا ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!
الحمد لله، والصلاة والسلام علی رسول الله، أما بعد!

خاوند کےلیے بیوی سے کوئی بھی فائدہ اٹھانا اوراس سے خوش طبعی کرنا جائز ہے، صرف دبر میں دخول (یعنی پاخانہ والی جگہ کا استعمال) اور حیض ونفاس کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا حرام ہے، اس کے علاوہ سب جائز ہے، خاوند جو چاہے کرسکتا ہے مثلاً بوس وکنار اور معانقہ اور چھونا اور اسے دیکھنا وغیرہ حتی کہ اگر وہ بیوی کے پستان سے دودھ پی لے تو یہ بھی مباح استمتاع میں شامل ہوتا ہے، اور اس پر دودھ کے اثرانداز ہونے کا حکم نہیں لگایا جاسکتا کیونکہ بڑے شخص کی رضاعت حرمت میں مؤثر نہیں ہے، بلکہ رضاعت تو دو برس کی عمر میں مؤثر ہوتی ہے

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کا کہنا ہے :

''یجوز للزوج أن یستمتع من زوجته بجمیع جسدھا، ما عدا الدبر والجماع في الحیض والنفاس والإحرام للحج والعمرة حتی یتحلل التحلل الکامل ویجوز للزوج أن یمص ثدي زوجته، ولا یقع تحریم بوصول اللبن إلی المعدة'' (فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (19/351-352)

"خاوند کےلیے اپنی بیوی کے سارے جسم سے فائدہ حاصل کرنا اوراس سے کھیلنا جائز ہے، صرف دبر (یعنی پاخانہ والی جگہ) اور حیض ونفاس میں جماع کرنا، اور حج و عمرہ کے احرام کی حالت میں جماع کرنا حرام ہے، حلال ہونے کے بعد کرسکتا ہے" خاوند کےلیے بیوی کا پستان چوسنا جائز ہے، اس کے معدہ میں دودھ جانے سے حرمت واقع نہیں ہوجائیگی"

اور شیخ محمد صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

''رضاع الکبیر لا یؤثر؛ لأن الرضاع المؤثر ما کان خمس رضعات فأکثر في الحولین قبل الفطام، وأما رضاع الکبیر فلا یؤثر، وعلی ہذا فلو قدر أن أحداً رضع من زوجته أو شرب من لبنھا: فإنه لا یکون ابناً لھا'' (فتاوی إسلامیة" (3/338)

"بڑے تخص کی رضاعت مؤثر نہیں؛ کیونکہ مؤثر رضاعت تو دودھ چھڑانے سے قبل دو برس کی عمر میں پانچ یا اس سے زائد رضاعت دودھ پنا ہے، بڑے تخص کی رضاعت مؤثر نہیں ہوگی اس بنا پر اگر فرض کر لیا جائے کہ کوئی شخص اپنی بیوی کا دودھ پی لے یا اس کے پستان کو چوس لے تو وہ اس طرح اس کا بیٹا نہیں بن جائے گا"

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد02

محدث فتویٰ